تصورِ مسیحا

خالد سلطان

ابنِ صفی! تم چلے گئے، تم جو لاکھوں دلوں کی... دھڑکن تھے۔ اپنے چاہنے والوں کو اشکبار، دُکھی اور سوگوار چھوڑ کر... تم اپنے وقت کے عظیم فن کار، اپنے دور کے نمایندے تھے۔ تمھارے ساتھ اردو ادب کا ایک درخشاں باب بھی چلا گیا۔ تمھاری موت کا یقین نہیں آتا۔ کیا واقعی تم ہمیشہ کے لیے بچھڑ چکے ہو...؟

ہم تو تمھیں بھی فادر ہارڈاسٹون کی طرح ناقابلِ شکست اور عمران کی طرح لافانی سمجھے ہوئے تھے... مگر نہیں، تم تو ہماری طرح کمزور سے انسان نکلے۔ دوسروں کی طرح موت کے سامنے بے بس اور مجبور...

تم سے تو اس کی توقع نہیں تھی۔ تمھیں کچھ تو دوسروں سے مختلف نظر آنا چاہیے تھا۔ کچھ تو موت کا مقابلہ کرتے۔ اتنی جلدی کاہے کی تھی... بھلا کوئی اپنے چاہنے والوں سے یوں موڑ کر اچانک تھوڑا ہی چلا جایا کرتا ہے۔ ہم تو تم سے اور تمھارے کرداروں سے پیار کرتے تھے۔

تم ہماری تنہائیوں اور فرصت کے لمحات میں رنگ برنگے شگوفے کھلایا کرتے تھے... اب کہاں جا بسے؟ اب کس نگر کے... باسیوں کو فریدی اور عمران کی کہانیاں سُنانے لگے؟... خُدارا! لوٹ آؤ۔

فریدی، جو تمھارا آئیڈیل تھا، اب اُسے کون متحرک کرے گا۔ ابھی تو اسے بہت سے معرکے سر کرنا تھے۔ اسے ملک و قوم کے بے شمار دُشمنوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانا تھا۔ سازشیوں کو اُن کی زیرِ زمین پناہ گاہوں سے نکال کر بے نقاب کرنا تھا۔ ہمیں "تاریک وادی" کی سیر کرانا تھی... زیرو لینڈ کو تلاش کرنا تھا۔

فریدی، تمھارا عظیم کردار، جو دُنیا کے بڑے بڑے جاسوسی کہانیاں لکھنے والے مصنفوں کے کرداروں کے مقابل، فخر سے پیش کیا جاسکتا ہے، جس کی شخصیت کی تعمیر، تمھارا سب سے بڑا کارنامہ ہے جس کی تربیت جاگیردارانہ ماحول میں ہوئی ہے مگر جاگیردارانہ عادات و خصائل سے پاک ہے جو وسیع جائداد کا مالک ہونے کے باوجود، پولیس میں معمولی ملازمت کرتا ہے۔ مردانہ وجاہت کا مالک، بے حد توانا اور مضبوط، خوش پوش، گفتگو اور نشست و برخاست میں رکھ رکھاؤ کا مظہر... عورتوں کے لیے مقناطیسی کشش رکھتا ہے۔ قانون کا احترام، مجرموں کی بیخ کنی اور بین الاقوامی سازشوں کی نقاب کشائی، اس کی زندگی کے مقاصد ہیں۔ اس کی آنکھوں میں مقناطیسی کشش ہے جو مخاطب کو اپنے سحر میں گرفتار کر لیتی

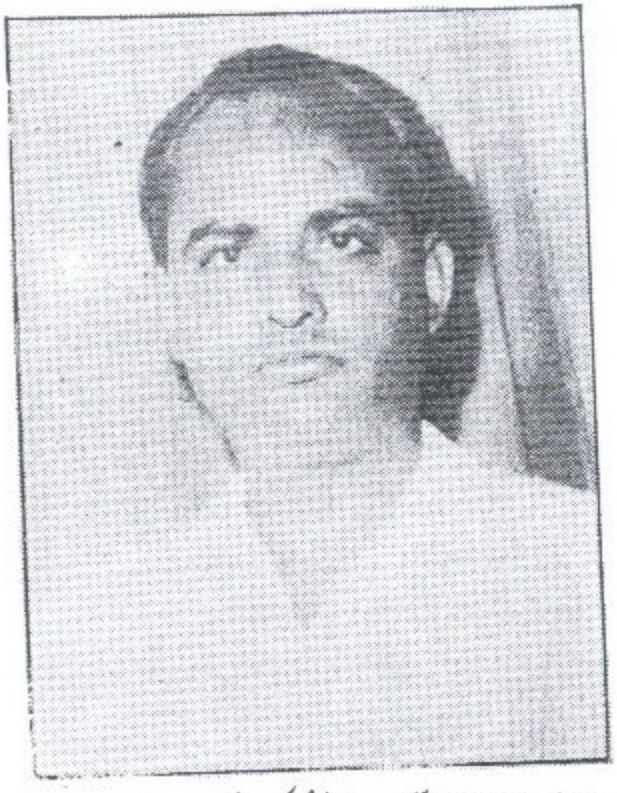

ہے اور اسے صرف سچ بولنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ دُنیا بھر کے عُلوم پر اتھارٹی، بے مثال حافظے کا مالک اور خطرات میں دیوانہ وار کُود پڑنے کا عادی... جو خونخوار کُتے پالتا ہے اور زہریلے سانپوں کو اپنے ہاتھ سے دودھ پلاتا ہے۔

وہ پُراسرار بلیک فورس کا سربراہ ہے۔ بڑی سے بڑی... شخصیت سے مرعُوب نہیں ہوتا اور محکمانہ ترقی کا خواہش مند نہیں۔ محبوب مشغلہ مجرموں سے دو دو ہاتھ کرنا۔ مجرموں کو قانون کے حوالے کر کے دلی تسکین محسوس کرتا ہے۔

حمید، اُس کی ذات کا لازمی جُز ہے جس کے ساتھ اُسے جذباتی لگاؤ ہے جو اسے فادر اسٹون کہتا ہے اور وقت بے وقت، اس کو تنگ بھی کرتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہر وقت چھیڑ چھاڑ جاری رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات، اُسے جھنجلاہٹ میں مُبتلا کر دیتا ہے... اکثر اس کی بے معنی، فضول اور بے تکی حرکتیں فریدی کو مجرموں تک پہنچ جانے میں مدد دیتی ہیں۔

حمید، اُسے اپنا باپ کہتا ہے، اس لیے اس کے سامنے بچہ بنا رہنا پسند کرتا ہے مگر جب کام کرنے پر آتا ہے تو فریدی کے انتخاب کا حق ادا کر دیتا ہے... جب اکیلا کوئی معرکہ سر کرتا ہے تو اس میں فریدی کی تربیت کی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ کسی بھی معاملے میں نتائج سے بے پروا ہو کر کود پڑتا ہے۔ اکثر سُست الوجود نظر آتا ہے۔ لڑکیوں کے پیچھے بھاگنا، اس کا محبوب مشغلہ ہے لیکن اس میں جمالیاتی حس کو اہمیت دیتا ہے۔

صنفِ نازک میں "عورت خور" مشہور ہے مگر عورتوں کی ہم نشینی سے بہت جلد اُکتا بھی جاتا ہے۔ فریدی کو چڑانے کی خاطر اپنے آپ کو بڑھا چڑھا کر عورتوں کا رسیا ظاہر کرتا ہے مگر مقررہ حدود سے آگے بڑھنے کی کبھی کوشش نہیں کرتا۔ تنہائی میں پالتو چوہیا سے دل بہلاتا ہے۔ کبھی کبھی "برخوردار بغراخان" کی صحبت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ بہت زیادہ بوریت محسوس ہو تو قاسم کی ہم نشینی کو ترجیح دیتا ہے۔

قاسم... جو بہت بڑے سرمایہ دار کا اکلوتا بیٹا ہے... لمبا تڑنگا، مبالغہ آمیز حد تک فربہ اور بے وقوفی کی حد تک سادہ لوح۔ دُنیا میں صرف اپنے باپ سے ڈرتا ہے۔ اپنی دُبلی پتلی بیوی کو "چپاتی ہیغم" کہتا ہے۔ مخصوص الفاظ کا صحیح تلفظ ادا نہیں کر سکتا۔ ازدواجی زندگی کی ناہمواری نے اس کی شخصیت کو غیر متوازن بنا دیا ہے۔ ہر دم کسی موٹی تازی اور "تغڑی عورت" کی تلاش میں رہتا ہے مگر جب دستیاب ہو جاتی ہے تو ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں، زبان لڑکھڑانے لگتی ہے، آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگتا ہے، حلق میں گولا سا پھنس جاتا ہے اور جب ہوش آتا ہے تو وہ حمید کے ساتھ بیٹھی چہلیں کر رہی ہوتی ہے۔ قاسم یہ منظر دیکھ کر جل جاتا ہے اور "سالے غمید بھائی" کو بڑی بوڑھیوں کی طرح سلوانیں سُنا کر آئندہ کبھی اپنا ہم راز نہ بنانے کا پکا عہد کر کے ہمیشہ بھول جاتا ہے... ازلی بھوکا ہے۔ کھانے پر آتا ہے تو درجنوں آدمیوں کا کھانا، اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

بگاڑنے کو تو حمید بھی باوجود خواہش کے انور کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

انور... جو کرائم رپورٹر ہے۔ عام طور پر بلیک میلر مشہور ہے... بلا کا ذہین، کام سے کام رکھنے والا... غیر ذمے دار اور خود سر، دوسروں کی کمزوریوں سے فائدہ اُٹھا کر، اپنا اُلو سیدھا رکھنا جانتا ہے۔ ضابطے اور پابندیوں سے کوسوں دُور بھاگتا ہے۔ اکثر پولیس کی مدد کرتا ہے۔ اگر دُنیا میں کسی کا احترام کرتا ہے تو وہ فریدی ہے، جسے وہ اپنا استاد مانتا ہے۔ فریدی کو اس میں بڑا سُراغ رساں بننے کے جراثیم نظر آتے ہیں۔ فریدی کی زیرِ ہدایت کام کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ اس کی غیر ذمے دارانہ طبیعت، اس کی ترقی کی راہ میں رُکاوٹ ہے۔

ایک ہستی، اسے ترقی کرتے ہوئے دیکھنے کی خواہش مند ہے۔ وہ ہے رشیدہ... جسے وہ اپنی دوست کہتا ہے اور شوہروں کی طرح رُعب جھاڑتا ہے مگر وہ، اُس کے رعب میں نہیں آتی... ہر وقت لڑائی جھگڑا اور دھینگا مشتی کے باوجود ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ ایک دوسرے سے جذباتی لگاؤ رکھتے ہیں مگر اس کا اظہار نہیں کرتے۔ رشیدہ، اُسے آدمی بنانا چاہتی ہے مگر وہ، بننا نہیں چاہتا۔

بننے کو تو عمران بھی آدمی نہیں بننا چاہتا۔

عمران... جس کی شخصیت کے بے شمار پہلو ہیں... وہ بیک وقت، ذہین، احمق، عقلمند، بے وقوف، دلیر، بزدل... طاقتور، درندہ، معصوم اور ہر وقت، ہر قسم کا آدمی ہے۔ اس کی تربیت غیر متوازن ماحول میں ہوئی ہے۔ باپ کی سخت گیری نے اُس میں باغیانہ جراثیم پیدا کر دیے ہیں۔

لندن، سائنس کا ڈاکٹر بننے گیا اور سُراغ رسانی کی تربیت بھی حاصل کر کے آیا۔ باپ کی دانست میں سو فی صد "ناکارہ" بن گیا۔ ہر بات کو مضحکے میں اُڑا دینے کا عادی ہے۔ کٹر قسم کا محبِ وطن ہے۔ مجرموں کی دُنیا میں پولیس انفارمر مشہور ہے۔ بوقتِ ضرورت اپنے آپ کو بلیک میلر ظاہر کر کے اپنا مطلب نکال لیتا ہے۔ میک اَپ کا ماہر، شاہ خرچ، چیونگم کا رسیا اور اپنے حال میں مست رہنے والا آدمی... تفریحِ طبع کی خاطر کبھی کبھی "ٹیکنی کلر لباس" بھی پہن لیتا ہے۔ خود اُوٹ پٹانگ حرکتیں کر کے تماشا بنتا ہے اور دوسروں کو تماشا بنا دیتا ہے۔ اپنی بے معنی اور احمقانہ حرکتوں کو زینہ بنا کر مجرموں تک جا پہنچتا ہے۔ اس کی زندگی کا مشن، مجرموں کو قانون کے حوالے کرنا ہے۔ چاہے، اس کے لیے جائز و ناجائز کوئی بھی طریقہ کیوں نہ اختیار کرنا پڑے۔

محکمۂ خارجہ کی سیکرٹ سروس کا سربراہ ہے۔ اپنے ماتحتوں سے ٹیلی فون پر، ایکسٹو کی حیثیت سے بات کرتا ہے تو وہ کانپ اُٹھتے ہیں... مگر جب عمران کی حیثیت سے اُن کے درمیان ہوتا ہے تو وہ، اسے چٹکیوں میں اُڑاتے رہتے ہیں۔ تمام ماتحت ایکسٹو کو دیکھنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں۔ دانش منزل، رانا پیلس... اور سائیکو مینشن، اس کی مخصوص پناہ گاہیں ہیں۔

لڑکیاں، اس پر مرتی ہیں لیکن وہ انہیں آستین پر چڑھی ہوئی چیونٹی کی طرح جھٹک کر ایک طرف ہو جاتا ہے۔ شادی

کے نام پر بدکھلا ہے۔ سنگ ہی آرٹ کی بدولت گولیاں اس پر بے اثر ثابت ہوتی ہیں۔ ملکی و غیر ملکی سازشوں کی بُو دُور ہی سے سُونگھ لینے کی حیرت انگیز صلاحیت کا مالک ہے... زیرو لینڈ کا اسپیشلسٹ اور بھیڑ کی کھال میں بھیڑیا ہے۔ گھریلو ملازم سلیمان آئے دن مسور کی دال پکا کر رکھ دیتا ہے تو اس پر تاؤ کھاتا ہے۔

تاؤ کھانے کو تو فیاض بھی اس پر بہت تاؤ کھاتا ہے۔

فیاض... جو محکمۂ سراغ رسانی کا سپرنٹنڈنٹ ہے! اپنی تمام تر نااہلی کے باوجود، عمران کی وجہ سے اس عہدے پر پہنچ گیا۔ عمران، مجرموں پر قابو پا کر فیاض کے حوالے کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے سارا کریڈٹ، اسی کو جاتا ہے۔ اس کے باوجود، عمران کا شکریہ تک ادا نہیں کرتا بلکہ ایک نہ ایک دن، اُسے جیل کی ہوا کھلانے کا ارمان رکھتا ہے۔ ہر کیس میں عمران کی مدد کا طالب ہوتا ہے اور عمران کو زک دینے کی شدید خواہش رکھتا ہے مگر بس نہیں چلتا۔

بس چلنے کو تو جولیا کا بھی عمران پر بس نہیں چلتا ورنہ وہ، اُسے اپنے ڈھب پر لے آئے۔

جولیا... جو سُوئیس ہے۔ عمران کی سیکرٹ سروس کی اہم رُکن، بے حد خوبصورت اور بہترین کارکن... عمران اس پر بے حد اعتماد کرتا ہے۔ ایکسٹو کے احکامات، جولیا ہی کے توسط سے اس کے ماتحتوں تک پہنچتے ہیں... مگر وہ اپنے کام سے زیادہ ایکسٹو کو بے نقاب کر دینے کے چکر میں رہتی ہے۔ ایکسٹو کی شخصیت پر پڑا ہوا پردہ، اس کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔

عمران کی خصوصی توجہ حاصل کرنے میں ناکام رہتی ہے تو شدت سے جھنجلا جاتی ہے۔ عمران پر ایکسٹو ہونے کا شبہ ظاہر کرتی ہے۔ اس سے جذباتی لگاؤ رکھتی ہے مگر جب عمران اپنی "عمرانیت" کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس کا دماغ، غصّے سے کھولنے لگتا ہے اور وہ عمران کو قتل تک کر دینے کے امکان پر غور کرنے لگتی ہے مگر پھر خود ہی تنہائی میں آنسو بہا کر شرمندہ ہو جاتی ہے... پھر اس طرح اپنے کام میں مصروف ہو جاتی ہے جیسے اُسے، عمران کی پروا، ہی نہ ہو۔۔۔ اور پھر سے عمران کے "آدمی" بننے کا انتظار کرنے لگتی ہے۔

انتظار کرنے کو تو جوزف بھی ہر چیز کا انتظار کر سکتا ہے لیکن جب شراب سامنے ہو تو پھر انتظار نہیں کر سکتا۔

جوزف... سیاہ فام نیگرو، لمبا تڑنگا، بے حد طاقت ور، شکاری کُتّے کی طرح خطرے کی بُو سونگھ لینے والا، مبالغہ آمیز حد تک مالک کا وفادار اور بہترین لڑاکا جو چھ توپلیں یومیہ پیتا ہے۔ یہ عمران جیسا مالک ہی افورڈ کر سکتا ہے۔ نشے میں ہو تو چاق و چوبند نظر آتا ہے مگر شراب کے بغیر، کسی کیچوے کی طرح بے ضرر اور بے جان۔ عمران کے باڈی گارڈ کے فرائض سرانجام دیتا ہے اور اس کے لیے جان تک دینے کو تیار... بے حد دلیر اور طاقت ور ہونے کے باوجود بددعاؤں، روحوں اور ڈراؤنے خوابوں سے انتہائی خوفزدہ رہتا ہے اور عمران کو بھی ڈراتا رہتا ہے۔ اُس کا محبوب مشغلہ اپنے کام سے کام رکھنا ہے۔

کام سے کام رکھنے کو تو صفدر بھی رکھتا ہے۔

صفدر... جو عمران کی سیکرٹ سروس کا سب سے زیادہ قابلِ اعتماد کارکن ہے۔ اپنے ذمے لگائے گئے کام کو صحیح معنوں میں اپنا فرض سمجھتا ہے۔ خطرات میں بے جگری سے کُود پڑتا ہے... ذہین، دلیر اور سنجیدہ مزاج۔ وہ واحد آدمی ہے جو عمران کی بحیثیت عمران عزت کرتا ہے۔ اسے اس سے بھی کوئی غرض نہیں کہ ایکسٹو کون ہے؟ اس کے علاوہ ٹیم کے تمام ممبران کو ایکسٹو کی تلاش رہتی ہے۔

ایکسٹو کی تلاش رہنے کو تو سنگ ہی کو بھی رہتی ہے۔

سنگ ہی... دوغلا چینی، دُبلا پتلا، دراز قد، عورتوں کا رسیا، بین الاقوامی مجرم، زیرو لینڈ کا جُز وقتی ملازم جو مدِ مقابل کے ساتھ جونک کی طرح چمٹ کر، اُسے بے کار کر دیتا ہے۔ سنگ ہی جو عمران کو گولیوں سے بچنے کا آرٹ سکھاتا ہے، ایک دوسرے کو چچا بھتیجا کہتے ہیں مگر ایک دوسرے کے ازلی دُشمن ہیں۔

دُشمن ہونے کو تو تھریسیا بھی عمران کی دُشمن ہے۔

تھریسیا... "بمبل بی آف بوہیمیا" جس کے نام کا حصّہ ہے زیرو لینڈ کی اہم شخصیت، نت نئی سائنسی ایجادات کے ساتھ وارد ہوتی ہے۔ عمران پر جاں نثار جان سے فدا ہے اور اُسے اپنا ساتھی بنا لینے کی متمنی ہے۔ اکثر عمران کو چوٹ دینے کی فکر میں رہتی ہے... مگر عمران بھی اُس کے حربوں سے اچھی طرح واقف ہے۔ کوئی نہ کوئی، شعبدہ اپنے ساتھ رکھتا ہے۔

ابنِ صفی... تمہارے ذہن کے نہاں خانوں میں ابھی نہ جانے کتنے شعبدے باقی تھے جو تم، ہمیں دکھانے والے تھے مگر موت کے ظالم پنجے سے کس کو مفر ہے؟... تمہارے کس کس کردار کی تعریف کروں کہ ان کی تعریف کے لیے تو اب نئے الفاظ تخلیق کرنا ہوں گے۔ بھلا ایسے خوبصورت، مکمل اور نگینوں کی طرح جڑے ہوئے کرداروں کے خالق کو کبھی موت آ سکتی ہے؟

ہرگز نہیں... تم تو پیدا ہی زندہ رہنے کے لیے ہوئے تھے۔ تم جیسے لوگ کبھی نہیں مر سکتے کہ تمہارے فن کی خوشبو ہمیشہ

ہمارے دلوں کو معطر رکھے گی۔

ادب کے ٹھیکے دار تمھیں تسلیم نہیں کرتے تو نہ سہی ... وہ، تمھیں اہمیت نہیں دیتے تو نہ دیں ... لیکن وہ بھی تمھاری کتابیں چھپ چھپ کر پڑھتے ہیں مگر مانتے نہیں۔ یہ ان کی کم ظرفی اور ان کے کردار کا کھوکھلا پن ہے۔ اس سے تمھاری عزت و عظمت میں کوئی فرق نہیں آئے گا... اور تمھیں اُن کی پروا بھی کب تھی؟ تمھارا سرمایہ تو وہ لاکھوں پرستار ہیں جو ہر ماہ تمھاری نئی کتاب کے لیے چشم براہ رہتے تھے۔ تمھاری دولت تو وہ لوگ ہیں جو تمھاری صحت یابی کے لیے مسجدوں مندروں اور کلیساؤں میں دعائیں مانگتے تھے۔

ابنِ صفی... تم نے اُردو ادب کو نئی جہت دی، نئے راستے متعین کیے، نئی منزلوں کے نشان دیے اور خود نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہو گئے کبھی لوٹ کر نہ آنے کے لیے... تیس سال تک ہمیں قانون کے احترام کا درس دیتے رہے۔ بالآخر خود بھی قانونِ قدرت کے احترام میں سر جھکا دیا۔ تمھاری یاد کی قندیلیں لاکھوں دلوں میں فروزاں ہیں۔ تم جیسے لوگ، اللہ تعالیٰ سے حیاتِ ابدی لے کر آتے ہیں۔ تمھارا جسم ہمارے درمیان سے اُٹھ گیا مگر تمھارے ذہن اور فن کی جولانیاں اور کرشمہ سازیاں تمھیں ہمیشہ زندہ رکھیں گی... اور آئندہ نسلیں بھی اس سے مستفید ہوتی رہیں گی۔